حضرت مفتی صاحب مسئلہ یہ معلوم کرنا ہے کہ ایک خاتون کے پیٹ میں بارہ ہفتے کا حمل ہے اس حمل کی ہیئت اس طرح ہے کہ سینے سے اوپر دو بچے ہیں اور سینے سے نیچے ایک بچے کا دھڑ ہے (یعنی سینے سے نیچے دھڑ ایک ہے) اب اس جنین کا اسقاط جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: عبد اللہ

الجواب حامدا و مصلیا

جاننا چاہیے کہ اولاد دینا اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے جسکو چاہے بیٹا دیدیں اور جسکو چاہے بیٹی دیدیں اور جسکو چاہے دونوں دیدیں اور جسکو چاہے کچھ بھی نہ دیں

نیز اولاد کی تخلیق بھی اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے اور اسکی ہر تخلیق میں مصلحت ہوتی ہے ہمیں اللہ تعالی کی ہر طرح کی تخلیق پر راضی ہونا چاہیے

فقہاء کرام نے اس بات کی گنجائش نکالی ہے کہ چار مہینے پورے ہونے سے پہلے پہلے عذر کی بناء پر اسقاط حمل کی اجازت ہے

لہذا صورت مسئولہ میں اگر غالب گمان سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ پیٹ کے اندر موجود حمل سینے سے اوپر دو بچے ہیں اور سینے سے نیچے ایک بچے کا دھڑ ہے اور والدین کو اس سے پریشانی ہے تو چار مہینے پورے ہونے سے پہلے پہلے اس جنین کے اسقاط کی گنجائش ہے

البتہ اس کے ساتھ ساتھ والدین کو استغفار کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

لما فی خلاصۃ الفتاوی ۴/ ۳۷۸ کراھیۃ۔ فصل فی القتل:
و فی الفتاوی اسقاط الولد قبل ان یتبین
خلقہ لا یأثم فیہ

Scanned by CamScanner

وفي الهندية ٥/٣٥٦ كراهية. فصل في التداوي و المعالجات الخ:

و ان اسقطت بعد ما استبان خلقه وجبت الغرة. العلاج لاسقاط الولد اذا استبان خلقه كالشعر و الظفر و نحوهما لا يجوز و ان كان غير مستبين الخلق يجوز

و أما في زماننا يجوز على كل حال وعليه الفتوى.

و خلقه لا يستبين الا بعد مائة و عشرين يوما اربعون نطفة و اربعون علقة و اربعون مضغة كذا في خزانة المفتين.

وفي الشامية ٦/٤٢٩ الحظر و الاباحة. فصل في البيع:

(ويكره) اى مطلقا قبل التصور وبعده (أن تسعى لاسقاط حملها) و جاز لعذر) كالمرضعة اذا ظهر بها حبل و انقطع لبنها و ليس لأبي الصبي ما يستأجر به الظئر و يخاف هلاك الولد قالوا يباح لها أن تعالج في استنزال الدم ما دام الحمل مضغة او علقة و لم يخلق له عضو و قدروا تلك المدة بمائة و عشرين يوما. و جاز لأنه ليس بآدمي و فيه صيانة الآدمي (حيث لا يتصور) قيد لقوله: وجاز لعذر. و التصور كما في القنية أن يظهر له شعر أو أصبع او رجل أو نحو ذلك.

و الله اعلم بالصواب

كتبه: قدرت الله

متخصص في الفقه الاسلامي

جامعة دار العلوم ياسين القرآن

دار الافتاء

06 JAN 2020

رئيس دار الافتاء

المفتي السيد نجم الحسن الامروهوي

جامعة دار العلوم ياسين القرآن